Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۳۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ، ۹ ہجرت ۱۳۵۱ھ ، ۹ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔

"میرے سر میں درد پہلے نصف شب سے شروع ہوتا تھا۔ اب وقت بدل گیا۔ صبح نو بجے کے قریب شروع ہو کر شدید درد تین چار بجے تک رہتا ہے۔ سب بہن بھائی میری صحت کے لئے دعا کرتے رہیں نیز حامد احمد خاں کی بچی تسنیم کے لئے دعا کریں۔ چوٹیں شدید ہیں۔ لڑکی ہسپتال میں ہے۔ اس کی وجہ سے بہت فکر ہے۔

بہن بھائیوں کے خطوط بہت اکٹھے ہو جاتے ہیں لکھنے سے معذور رہتی ہوں۔ دعا برابر سب کے تمام مقاصد کے لئے کرتی ہوں خدا تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین مبارکہ"

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید محمد امین صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کو ۱۳ر مئی کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم نواب زادہ محمد احمد خاں صاحب کا نواسہ ہے۔ ادارہ الفضل اس موقعہ پر مکرم سید محمد امین صاحب۔ نواب زادہ محمد احمد خاں صاحب۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور خاندان حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور خاندان حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی اور صالح زندگی عطا کرے اور اسے والدین اور جماعت کیلئے قرۃ العین بنا[ئے]

اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرو!

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (بقرہ)

اپنے اموال کو خدا کے راستے میں خرچ کرو۔ کیونکہ اس طرح تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنے سے محفوظ رہو گے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے!

(ناظر بیت المال آمد)

"نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں نصرت جہاں ہائی سکول کے باضابطہ افتتاح کی کامیاب تقریب

گیمبیا کے وزیر تعلیم آنریبل الحاج ابراہیم جاہمپا نے سکول کا افتتاح فرمایا

جماعت احمدیہ افریقی ممالک میں نہایت بے لوث مخلصانہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ (وزیر تعلیم)

۱۲ مارچ ۱۹۷۲ء کو گیمبیا (مغربی افریقہ) کے شہر باتھرسٹ میں "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت نصرت ہائی سکول کے باضابطہ افتتاح کی تقریب بڑی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ عمل میں آئی۔ گیمبیا کے وزیر تعلیم الحاج ابراہیم جاہمپا نے جو اس موقعہ پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے تھے سکول کا افتتاح کرتے ہوئے افریقن ممالک میں جماعت احمدیہ کی بے لوث مخلصانہ خدمات کی بہت تعریف کی۔

مکرم نسیم احمد صاحب ایم ایس سی بی ایڈ جو اس سکول کے پرنسپل ہیں افتتاحی تقریب کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اس سکول کے افتتاح کی تقریب نومبر ۱۹۷۱ء میں ہونے والی تھی مگر آنریبل وزیر تعلیم ان دنوں ماریشس کے دورے پر تشریف لے گئے اس لئے پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ گیمبیا میں عنقریب عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان دنوں سیاسی لیڈروں کی مصروفیات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں مگر اس کے باوجود وزیر تعلیم نے ہمارے مکرم و محترم بزرگ چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت گیمبیا کی درخواست پر افتتاح کرنا منظور فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء کی شام کو ریڈیو گیمبیا سے اس تقریب کے منعقد ہونے کا اعلان ہوا۔ محترم امیر صاحب کی طرف سے بڑی تعداد میں دعوت نامے مختلف ممالک کے سفراء، حکومت کے افسران، سیاسی راہنماؤں اور دیگر معززین کو بھجوائے گئے۔ تقریب میں چار صد کے قریب اصحاب نے شرکت کی۔ انتظامات کے لئے مکرم امیر صاحب، ڈیمبا فون صاحب، علی باہ صاحب، ہارون الرشید صاحب اور ابراہیم امبو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ طلباء نے اسکول کو روائیتی انداز میں بڑی محنت سے آراستہ کیا۔ افتتاح کی کارروائی تقریباً چھ بجے شروع ہوئی۔ اس کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ جو اسکول کے ریاضی اور انگریزی کے استاد ابراہیم امبو نے کی۔ پھر اسکول کے گیارہ طلباء نے مل کر قومی ترانہ گایا۔ اس کے بعد خاکسار نے اسکول کا مختصر تعارف کرایا۔ میں نے بتایا کہ اسکول کا سنگِ بنیاد ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر مئی ۱۹۷۰ء کو رکھا۔ اور ۲ر ستمبر ۱۹۷۱ء سے اس میں باقاعدہ کلاسیں جاری کر دی گئیں اس وقت اسکول کی واحد کلاس FORM ONE میں ۸۰ طلباء ہیں اور دو سیکشن ہیں۔ ان میں ۲۰ طالبات ہیں۔ عام مضامین ریاضی، انگریزی، جنرل سائنس، تاریخ، جغرافیہ کے علاوہ ہم اسلامک ریلیجس نالج اور عربی بھی لازمی مضامین کی حیثیت سے پڑھا رہے ہیں۔ طلباء کو G.C.E. O لیول کیلئے تیار کیا جائے گا۔ اسکول کی عمارت چھ سال میں مکمل ہو گی۔ اس میں طلباء کیلئے ہوسٹل، اسٹاف کوارٹرز، جونیئر کوارٹرز کے علاوہ ایک ٹیکنیکل سیکشن بھی ہو گا۔ جس میں طلباء کو لکڑی، لوہے اور بجلی کا کام سکھانے کیلئے ورکشاپ ہوں گے۔

سکول کے مختصر تعارف کے بعد امیر محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے وزیر تعلیم و صحت الحاج جاہمپا صاحب اور دیگر سامعین کا شکریہ ادا کیا اور سکول کے قیام کی تاریخ اور جماعت احمدیہ سے سامعین کو متعارف کرایا۔

آپ نے فرمایا۔ میں یہاں ۱۰ر مارچ ۱۹۶۱ء میں آیا تھا۔ گویا مجھے یہاں آئے ہوئے گیارہ سال ہو چکے ہیں۔ گیمبیا میں احمدیہ اسکول قائم کرنے کیلئے میں اور میرے رفقاء اس وقت سے کوشش کر رہے تھے۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم نصرت ہائی اسکول قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور آج اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۷۰ء میں گیمبیا تشریف لائے تو آپ نے نصرت جہاں اسکیم کا اعلان فرمایا۔ جس کے تحت مغربی افریقہ میں اسکول اور ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں۔ نصرت ہائی اسکول اور گیمبیا میں ہمارے پانچ میڈیکل سنٹرز اس اسکیم کے تحت کام کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ گیمبیا کے عوام خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام کو اس ملک میں اس اسکیم کو قائم کرنے کا اشارہ فرمایا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ہجرت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثالثہ کی حقانیت پر آسمانی گواہی کا ظہور

اللہ تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ مامور کے کلام و بیان اور اس کے جملہ اعمال و افعال میں ہی برکت نہیں ڈالتا بلکہ اس مامور کے بعد ظاہر ہونے والے خلفاء کو بھی وہ اسی طرح اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔ چنانچہ جب وہ اپنے بنائے ہوئے کسی خلیفہ کے دل میں القاء کر کے غلبۂ حق کی خاطر اس سے کوئی تحریک کراتا ہے تو ساتھ ہی وہ اس میں فوق العادت برکت بھی رکھ دیتا ہے اور وہ تحریک جس کا کامیاب ہونا ظاہر بینوں کی نگاہ میں ناممکن نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں دیکھتے ہی دیکھتے کامیاب ہو کر نتیجہ مقصودہ کو منصہ شہود پر لے آتی ہے۔

خلفاء سلسلہ احمدیہ نے آج تک جتنی بھی تحریکیں جماعت میں فرمائی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں معجزانہ طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوتی اور غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کا موجب ثابت ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق ہر ایسی تحریک کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت ایک نہ ایک رنگ میں انقلابِ عظیم برپا ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ فی الاصل ایسی ہی آسمانی تحریکوں اور ان کے نہایت درجہ عجیب و شیریں ثمرات اور انقلاب انگیز نتائج و اثرات سے عبارت ہے۔

جب بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کی طرف سے کی جانے والی کوئی ایسی تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں کامیابی سے ہمکنار ہو کر دنیا میں انقلابِ عظیم پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے تو وہ اس امر کو ہی آشکار نہیں کرتی کہ فی الاصل یہ تحریک ایک آسمانی تحریک ہے اور اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت جاری کی گئی ہے بلکہ اس حقیقت کو بھی روزِ روشن کی طرح عیاں کر دکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس خلیفۂ برحق کے ذریعہ یہ تحریک کرائی ہے وہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کا مقرر کردہ ہے یعنی اپنے اس بندۂ اخص کو اس نے خلافت کا حلۂ مقدسہ خود پہنایا ہے اور خلافت کے منصبِ جلیل پر اس نے اسے خود فائز کیا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اپنے ایک بندۂ اخص کو وہ خود خلافت کے رفیع الشان مقام پر کھڑا کرنے اور پھر اس کے ذریعہ چمکتے ہوئے نشان ظاہر کر کے اس کی حقانیت کو دنیا پر آشکار نہ فرمائے اور اس طرح اپنی معیت اور تائید و نصرت کا ثبوت نہ دے۔

اس کی تازہ ترین مثال "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام اور اس کے تحت جاری کی جانے والی "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی عظیم الشان تحریک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفۂ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ خود جاری کرایا اور پھر اسے کامیاب بنا کر مغربی افریقہ میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا۔ ۱۹۷۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے للّٰہی سفرِ مغربی افریقہ کے دوران جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں یہ ڈالا کہ ان ممالک میں احمدیہ ہسپتال اور احمدیہ سیکنڈری سکول کھولنے کی غرض سے فوری طور پر ایک لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کرنی چاہیئے تو اس وقت بظاہر یہ ممکن معلوم نہ ہوتا تھا کہ اتنی کثیر رقم فوری طور پر فراہم ہو جائے گی اور اتنی کثیر تعداد میں احمدی ڈاکٹرز اور اساتذہ بھی میسر آ جائیں گے جو اپنے وطن اور دنیوی نقطۂ نگاہ سے روشن مستقبل کو خیرباد کہہ کر اور مغربی افریقہ کے ان دور دراز علاقوں میں جا کر وہاں دکھی انسانیت کی خدمت کا فریضہ بجا لائیں گے پھر ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے مناسب عمارتوں اور ساز و سامان کا میسر آنا اور متعلقہ حکومتوں کی طرف سے منظوریوں کا ملنا بھی کچھ کم کٹھن مرحلہ نہ تھا۔ ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے جماعت میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کی تحریک فرمائی اور احباب جماعت کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ مجھے یہ فکر نہیں ہے کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی اور رضاکار ڈاکٹرز اور اساتذہ میسر آئیں گے یا نہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے خود میرے دل میں یہ القاء کیا ہے کہ اتنی رقم اس غرض کے ماتحت خرچ کرو تو رقم بھی وہ خود عطا کرے گا اور رضاکار ڈاکٹر اور اساتذہ بھی وہ خود ہی مہیا فرمائے گا اور ضرور فرمائے گا۔ ہاں فکر اس بات کی ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے نیک نتائج پیدا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ کے تحریک فرمانے کی دیر تھی کہ اُس خدا نے جس نے حضور ایدہ اللہ کے قلب مطہر میں یہ تحریک القاء فرمائی تھی احباب جماعت اور بالخصوص احمدی ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کے دلوں پر اپنے فرشتے نازل کر کے انہیں قربانیاں پیش کرنے پر ابھارا۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مطلوبہ رقم سے بڑھ کر رقم فراہم ہونے اور مطلوبہ تعداد سے بڑھ کر ڈاکٹرز اور اساتذہ میسر آنے کے از خود سامان ہوتے چلے گئے۔ ادھر مغربی افریقہ کے ممالک میں ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے مناسب اور موزوں عمارتوں کا بھی انتظام ہوتا چلا گیا اور ڈیڑھ پونے دو سال کے مختصر سے عرصہ میں نائیجیریا، گھانا، سیرالیون اور گیمبیا میں چودہ نئے ہسپتال اور دس نئے ہائر سیکنڈری سکول قائم ہو گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ مقبولیت عطا فرمائی اور ان ممالک کے عوام کا ان رفاہی اداروں کی طرف ایسا رجوع ہوا اور اس چشمۂ فیض سے وہ اس طرح بہرہ ور اور متمتع ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنے اور صد درجہ ممنونیت کا اظہار کرنے میں ان کی زبانیں خشک ہوئی جا رہی ہیں۔ کیا وہاں کے اعلیٰ حکام اور کیا عوام سب ہی حضور ایدہ اللہ اور جماعت کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور بالخصوص ان ممالک کے مسلمان (جیسا کہ ہم گزشتہ اداراتی مقالوں میں وہاں کے سربرآوردہ مسلمان لیڈروں کے حوالہ سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں) برملا اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ حقیقی اسلام وہی ہے جس کا عملی نمونہ آج دنیا میں جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے اور پھر اس امر کے اعتراف میں بھی اب انہیں کوئی باک نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں ہی مغربی افریقہ میں اسلام کا از سر نو احیاء ہوا ہے اور وہ محسوس ہی نہیں کر رہے بلکہ ببانگ دہل اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ اب اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن قریب ہیں۔

یہ ہے وہ انقلابِ عظیم جو "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی آسمانی تحریک کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفۂ برحق کے ذریعہ نہایت مختصر عرصہ میں برپا کر دکھایا ہے اور اس طرح آشکار کر دکھایا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور وہ اس کے کاموں میں برکت رکھ کر اور اسے معجزہ کی قدرت رکھنے والی اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر اور اس کے ذریعہ ایک انقلابِ عظیم برپا کر کے ثابت کر دکھاتا ہے کہ میں نے ہی اپنے اس بندۂ اخص کو خلافت کے منصبِ جلیل پر فائز کیا ہے اور یہ میری ہی معیت اور تائید و نصرت کے نتیجہ میں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہوگا۔ مومنوں کا فرض ہے کہ وہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھا کر موعودہ کامیابیوں میں حصہ دار بنیں اور ایمان و استقلال کی راہ اختیار کر کے اپنے آپ کو ان سے محروم نہ کریں۔

یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہمارا قادر و عزیز اور صادق الوعد خدا خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اپنے روشن نشانوں کے ذریعہ ہمیں اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ ہمارا قدم ہر دم اور ہر آن ترقی کی طرف اٹھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جس پر چاہتا ہے وہ اپنا فضل کرتا ہے۔

مربیان کرام کے لئے ایک ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، سالانہ تربیتی کلاس ۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد کر رہی ہے۔ آپ کے علاقہ میں جس قدر مجالس خدام الاحمدیہ ہیں ان میں سے ہر ایک مجلس کے نمائندگان کو اس کلاس میں شامل کرنے کا انتظام کریں اور ۲۰ مئی تک اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

95

قرآن مجید کی خصوصیات

(۱)

قرآن مجید کی خصوصیات ان گنت ہیں صحبت امروزہ میں صرف دس خصوصیات قرآن کریم مختصراً تحریر کی جاتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں ہی قرآن مجید کی ایک عظیم خصوصیت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ یعنی یہی عظیم الشان کامل کتاب ہے اور اس امر میں کوئی شک نہیں ہے اس آیت میں قرآن مجید کے کامل کتاب ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ کامل کی ایک عام خصوصیت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والی کتاب ہو اور زمان و مکان کی پابندیوں سے آزاد ہو۔ بے نظیر اور بے مثل ہو۔ قرآن مجید کا نزول مبارک خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان پیغمبر خدا اور نبی پر ہوا جسے آسمان نے خاتم النبیین۔ تمام نبیوں کا سردار اور رحمۃ للعالمین یعنی تمام جہان کے لئے رحمت کے خطاب سے نوازا۔ اس لئے آپ کی نبوت کاملہ کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ پر کامل کتاب کا نزول ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری وحی جو نازل ہوئی وہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کی آیت مبارکہ تھی جس میں یہ واضح نص صریح موجود ہے کہ اسلام کامل مذہب ہے اور کامل مذہب میں اس کی کتاب قرآن مجید شامل ہے۔ قرآن مجید اپنے اسلوب بیانی میں جہاں جامع حکمت ہے وہاں وہ اپنے اندر کمال ایجاز و اختصار کو بھی لئے ہوئے ہے۔ قرآنی مفردات کے انتخاب کی فلاسفی اور فصاحت و بلاغت اپنی ذات میں ایک الگ اور فکری مضمون ہے مگر مفردات قرآن کا انتخاب اور چناؤ اس قسم کا ہوا ہے کہ ان الفاظ میں لچک موجود ہے اور وہ کئی معانی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جن میں مطالب اور مقاصد کی لینتات موجود ہوتی ہے اور اس لحاظ سے وہ اپنے اندر کمال کا پہلو لئے ہوئے ہے۔

(۲)

قرآن مجید کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ وہ آسمانی صحیفہ ہے جو ۱۴ سو سال پہلے نازل ہوا اور وہ بتمام و کمال محفوظ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہمارے سامنے موجود ہے قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ آج بائیبل محرّف ہو چکی ہے۔ چرچ کے ارباب حل و عقد کے اپنے بیانات یہ ہیں کہ اس میں انسانی عنصر کا ہاتھ کام کر رہا ہے اور اس میں تحریف و تبدیل کر دی گئی ہے۔ مگر قرآن کریم کے متعلق اغیار نے بھی جرأت سے یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا ہر لفظ محفوظ ہے اور یہ وہی کتاب ہے جو بانی اسلام پر نازل ہوئی تھی۔ ظاہری لحاظ سے بھی قرآن کریم کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ دنیا میں کوئی شخص عیسائی یا یہودی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں انجیل یا بائیبل کا حافظ ہوں۔ مگر امت اسلامیہ میں ایسے ہزاروں حفاظ موجود ہیں جو محراب میں کھڑے ہو کر قرآن کریم بڑی روانی سے فر فر سنا دیتے ہیں۔ یہ ایک ریکارڈ ہے کہ گیارہ سال کے بچوں نے قرآن مجید کو حفظ کیا اور لوگوں کو سنایا اس کا عملی ثبوت رمضان المبارک کا مہینہ ہے جس میں کہ فرزندان اسلام قرآن مجید کا ورد کرنا فریضہ مقدسہ سمجھتے ہیں اور اس میں غیر معمولی اہتمام اور انہماک دکھایا جاتا ہے۔ یہ حفاظت قرآن مجید کی ایسی خصوصیت ہے جس کے سامنے مذاہب عالم کی کتب خاموش ہیں اور ظاہری حفاظت کے لحاظ سے یہ قرآن مجید لاکھوں فرزندان اسلام کو حفظ ہے۔

(۳)

قرآنی احکام فلسفہ عظیمہ اور حکمت جلیلہ پر مشتمل ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآنی احکام کے ذکر میں بار بار اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ عقل و فہم تدبر اور فراست سے کام لیا جائے تاکہ انفرادی اور اجتماعی فوائد و مصالح جو قرآنی احکام میں مستور ہیں وہ عملی طور پر منصۂ شہود پر آ سکیں۔ اور عوام و خواص کے قلوب و اذہان میں نمایاں تبدیلی کر سکیں اور یہ قرآنی احکام ہر زمانہ اور ہر ماحول میں کام آتے ہیں ان احکام سے معاشرہ انتہائی پاکیزہ ہوتا ہے اور ہر طرف خاص برکت اور رحمت کا نزول ہوتا ہے اور اس کے احکام پیغام حیات ہیں۔ مگر ان کے لئے جو عمل کرتے ہیں قرآن کریم کا ہر حکم اور اس کی تعلیم حکیمانہ پہلو کو لئے ہوئے ہے۔ ان قرآنی احکام میں بار بار اور کثرت تکرار سے خدا تعالیٰ کا ذکر آتا ہے اور جس قدر حمد و ستائش خدا تعالیٰ کی اس کتاب قرآن مجید میں ہے۔ دنیا کی ہر کتاب اس کے بالمقابل ساکت و صامت ہے اس کا کوئی صفحہ اور کوئی آیت ذکر اللہ سے خالی نہیں ہے۔ قرآنی احکام کی علت غائی میں یہی تبلانا مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ان احکام قرآنیہ کا مقصد ہے۔ اس کتاب میں اجتماعی عائلی اور اقتصادی و معاشی احکام مذکور ہیں۔ جنگی فلسفہ اور دشمن کو کیسے شکست دی جا سکتی ہے اس میں ایسے تمام احکام بصورت اتم ذکر ہوئے ہیں۔

(۴)

قرآن کریم کی مایۂ ناز خصوصیت یہ ہے کہ اس نے تمام اقوام عالم اور انبیاء کے درمیان صلح کی بنیاد ڈالی ہے۔ جبر و اکراہ کو ناپسند کیا ہے۔ فرمایا۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ۔

ہم اس کے رسولوں میں سے ایک دوسرے کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم خدا تعالیٰ کے ہی کامل فرمانبردار ہیں۔ قرآن کریم کا یہ وہ عظیم الشان نظریہ ہے جو ہر نبی کی عصمت کا تعویذ ہے اور یہ خوبی صرف قرآن کریم میں ہی پائی جاتی ہے۔

(۵)

قرآن مجید کی خصوصیات میں سے ایک مایۂ ناز خصوصیت اس کا اعجاز ہونا ہے۔ اس کے غیر محدود معارف و حقائق ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس کا دعویٰ یوں کیا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ
اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ
سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

کہ اگر زمین کے تمام درختوں کو قلموں کی صورت میں تبدیل کر دیا جائے اور سات سمندر سیاہی میں تبدیل ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کے کلمات ہرگز ختم نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا تعالیٰ ہی غالب ہے اور اس کا ہر حکم حکمت جلیلہ کو لئے ہوئے ہے اس کی ظاہری تفسیر یہی ہے کہ قرآن مجید کی تفاسیر ہزاروں تحریر کی گئی اور لکھی جا رہی ہیں اور ہمیشہ ہی لکھی جائیں گی مگر قرآنی مطالب و معارف غیر محدود ہیں ان کو قلم بند نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم نے جس پُر شوکت انداز میں مندرجہ بالا آیت میں اس خصوصیت کا ذکر کیا ہے۔ اس سے ایک مومن کا دل عش عش کر اٹھتا ہے اور اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

(۶)

قرآن کی ایک علمی اور مذہبی خصوصیت یہ ہے کہ مذاہب عالم اس جیسی کتاب کا نہ تو مقابلہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس قسم کی کتاب لا سکتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس خصوصیت کا اظہار بطور تحدّی اور چیلنج کے کیا ہے اور یہ چیلنج اقوام عالم اور تمام مذاہب کے نام پر ہے اور یہ وہ چیلنج ہے کہ جس پر زبانیں گنگ ہیں اور قلمیں خاموش ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا
يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔

اگر عوام و خواص اس قرآن جیسی کتاب لانے کے لئے اکٹھے بھی ہو جائیں وہ ہرگز اس قسم کی کتاب نہ لا سکیں گے چاہے وہ باہمی ایک دوسرے کے مددگار بھی ہو جائیں۔

یہ وہ چیلنج ہے جو چودہ سو برس سے مذاہب عالم کے مذہبی زعماء کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔

(۷)

قرآن کریم کی پیشگوئیاں جن کا تعلق آئندہ زمانہ سے ہے اور جو بدرجہ اتم پوری ہو رہی ہیں انجیل اور بائیبل اس پہلو کے لحاظ سے قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان پیشگوئیوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے اور جاری رہیگا اور وہ پوری ہو کر رہیں گی۔ یاجوج ماجوج کا فتنہ مغربی اقوام کا ارتقاء مختلف ایجادات۔ ذرائع رسل و رسائل کا کثرت سے ہونا۔ وحشی اقوام کا ترقی کرنا قلم اور تحریر کا زیادہ اس کی اشاعت پریس کے وجود۔ ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کر رہی ہے اور اسلحہ کی دوڑ دھوپ اور سماجی مسابقت کرنا زمین کے اندر مخفی خزانے معدنیات اور پیٹرول وغیرہ نکل رہے ہیں سمندروں کا آپس میں مل جانا۔ ایٹم بم جیسی تباہ کن ایجاد۔ چاند تک پہنچنا۔ آسمانی سورج اور ستاروں کے متعلق انکشافات اور محیر العقول اختراعات وغیرہ ان کا سب کا ذکر قرآن کریم میں بطور پیشگوئی کے ہوا ہے۔

(۸)

قرآن مجید کا نزول عربی زبان میں ہوا ہے جو تحقیق سے ثابت ہے دنیا کی تمام زبانوں سے وسیع ہے اور علمی و فکری فضائل سے ممتاز ہے اور یہ زبان ام الالسنہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی وہ صرف قرآن کریم میں ہے"

(منن الرحمن ص۳)

عربی زبان کے مفردات میں جو وسیع النظری اور معانی کا تنوع ہے وہ دوسری زبانوں میں مفقود ہے۔ علمی لحاظ سے اس میں لچک پائی جاتی ہے۔ اور وسعت کی گنجائش موجود ہے

(۹)

قرآن کریم کی روحانی تاثیر کا یہ عالم ہے کہ اس کی تلاوت سے انسان روحانی لذت محسوس کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور وصال الٰہی قرآن کے بغیر مل ہی نہیں سکتا۔ قرآن کریم کی ہر عبارت میں خدا تعالیٰ جلوہ گر ہے اس کی تلاوت اور اس کی آیات پر عمل کرنے سے انسان کے اخلاق اور عادات میں نمایاں تبدیلی آجاتی ہے اور اس کا دل منور ہو جاتا ہے جس قدر کثرت اور تکرار سے قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی صفات کا بار بار ذکر آتا ہے۔ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ یہ انداز بیان انسان کے دل پر نہ مٹنے والا اثر چھوڑتا ہے انسان کے دل کی کدورتیں اور غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

(المصلح الموعود)

(۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کی ہزارہا روحانی خاصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سچے پیرو اس کے ظلی طور پر الہامات پاتے ہیں اور تادم مرگ رحمت اور برکت ان کے شامل حال ہوتی ہے سو یہ خاکسار اسی آفتاب حقیقت سے فیض یافتہ اور اسی دریائے معرفت سے قطرہ بردار ہے۔"

(شحنہ حق ص۴)

اس خصوصیت کے سلسلہ میں ہی حضور فرماتے ہیں:-

"یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دور ہو جاتے ہیں ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا پر پوشیدہ ہے وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۸)

خدام الاحمدیہ کے کام کی عظمت

حضرت المصلح الموعودؓ کے بابرکت الفاظ ہیں

۱- "میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دیگی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

۲- "خدام الاحمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہایت ہی ضروری اور اہم کام ہے اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور ان کا نیک کاموں میں تسلسل ایک ایسی بات ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا" (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

۳- "پس نوجوانوں کو درست کرنے اور ان کے اخلاق کو سدھارنے سے جماعت کو عظیم الشان فائدہ پہنچ سکتا ہے اور خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے کام کی عظمت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئیے۔" (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء)

اللہ تعالیٰ خدام کو اپنے فرائض سمجھنے اور انہیں خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم میاں محمد رمضان صاحب آف گھنوکے ججہ کا ذکر خیر

مکرم عنایت اللہ صاحب صابر۔ انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ

میرے والد محترم میاں محمد رمضان صاحب آف گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ مختصر سی علالت کے بعد قریباً اسی سال کی عمر میں مورخہ ۲۹/۳ بروز بدھ بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی آپ موصی تھے اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

نہایت مخلص پابند صوم وصلوٰۃ راست گو۔ صابر و شاکر تھے جماعتی تحریکوں میں اپنی استطاعت کے مطابق ضرور حصہ لیتے۔ وفات سے کئی ماہ قبل اپنا وصیت کا حساب کر چکے تھے۔

آپ اگرچہ بالکل ناخواندہ تھے لیکن آپ کو تبلیغ احمدیت کا بے حد شوق تھا۔ تمام اختلافی مسائل کا حوالہ آیات قرآنی اور حدیثوں کے مدلل لیکن نہایت سادہ انداز میں جواب دیتے متعدد آیات قرآنی۔ حدیثیں، درثمین اردو اور کلام محمود کے بہت سے شعر زبانی یاد تھے۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ مہمان کے آرام کا ہر طرح خیال رکھتے ان کی تواضع میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے

اپنی اولاد میں نیکی اور خدمت دین کا جذبہ دیکھنے کی شدید خواہش رکھتے اور اس غرض کے لئے خاص دعائیں بھی کرتے رہتے تھے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا بہت خیال رکھتے۔ نماز تہجد کا بھی خاص خیال رکھتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کرتے نماز باجماعت کے لئے تمام اہل خانہ کو خاص تاکید فرماتے رہتے تھے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پندرہ سولہ سال زمانہ مبارک پایا لیکن ناخواندہ اور قادیان سے دور ہونے کی وجہ سے آپ کی صحبت حاصل نہ کر سکے۔ جس کا انہیں از حد قلق تھا۔

سادہ مزاج اور کم گو انسان تھے ہر چند کہ گھر میں فارغ البالی نہ تھی تاہم آپ نے اپنے بچوں کو ہی اپنے نادار گھر کی دولت تصور کیا اور ان کی تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

آپ کو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عشق تھا۔ خلافت اور نظام سلسلہ احمدیہ سے دلی وابستگی تھی۔

آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہیں بچپن سے ہی یہ خواہش تھی کہ مرکز سلسلہ میں رہائش رکھی جائے۔ تاکہ مرکز کے پاک ماحول میں ان کی اولاد اچھی تربیت حاصل کر سکے خدا تعالیٰ نے ان کی نیک خواہش کو پورا فرمایا۔ خاکسار کو میٹرک تک تعلیم دلوانے کے بعد مرکز میں رہائش کیلئے بھیجدیا۔ اور اس کے بعد خود بھی تمام اہل خانہ کو لیکر مرکز میں رہائش اختیار کر لی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ پانچ لڑکے دو لڑکیاں سات پوتے چھ پوتیاں چار نواسے و پانچ نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ہم چار بھائی اور دونوں بہنیں شادی شدہ ہیں صرف ایک چھوٹا بھائی قابل شادی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور ہمیشہ ہمیش اپنے رحم و کرم کی بارش ہم پر برساتا رہے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱- ملک افضل حسین ابن کیپٹن ملک خادم حسین صاحب آجکل بیمار ہیں اور کراچی جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں وہ ایک دو دن میں ٹانگ کا اپریشن ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک اقتدار حسین انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

۲- مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب الکھوالی اور ان کے دو ہمراہیوں پر قتل کا مقدمہ ہے ان کی باعزت بریت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نثار احمد سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ
محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ (نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عنایت فرماتے ہیں:۔

مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
محترمہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ — مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب — مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
" چوہدری عبد الواحد صاحب — " ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" میاں غلام محمد صاحب اختر — " مولوی سلطان محمود صاحب انور
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا — " گیلانی عباد اللہ صاحب
مکرم بشیر احمد صاحب خادم — " مختار احمد صاحب ہاشمی
" نصر اللہ خان صاحب ناصر — " حمید احمد خالد صاحب
" نور احمد مرتضٰے صاحب — " مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پراچہ — " مرزا محمد حسین صاحب کراچی
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی — " شیخ فضل احمد صاحب
" حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی (از طرف والد صاحب مرحوم)
" منیر مسعود صاحب (از طرف چوہدری نور الدین جہانگیر صاحب مرحوم)
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھگڑھی مرحوم)
مکرم ناصر احمد صاحب راولپنڈی — مکرم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی — مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بہاولنگر
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم)
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید عبد اللہ صاحب ترکی مرحوم)
" قدسیہ ارشاد صاحبہ (از طرف رحمت النساء بیگم مرحومہ)
" مجیدہ شاہ نواز صاحبہ کراچی — مکرمہ زہرہ رؤف لودھی صاحبہ ملتان
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ جنوری ۱۹۷۲ء میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ لائل پور		۶۷/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ کراچی		۱۹۷/۱۰	روپے
مکرم فتح محمد صاحب ساہیوال		۱۰/۵۰	روپے
" بشیر احمد صاحب اندر	ربوہ	۲/۰۰	روپے
" محمود عالم صاحب	رورہڑی	۵/۰۰	روپے
" منیر احمد صاحب	گجرات	۱۰/۰۰	روپے
" ظہور احمد صاحب	ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
" ڈاکٹر عبد القیوم صاحب	نوشہرہ کینٹ	۴/۰۰	روپے
" پیر عبد العلی صاحب	سانگھڑ	۱۰/۰۰	روپے
" مرزا محمد الیاس صاحب کراچی	کراچی	۱۰/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ راولپنڈی		۶/۰۰	روپے
مکرم محمد مسلم خان صاحب	پشاور	۴/۰۰	روپے
" میجر مقبول احمد صاحب	راولپنڈی	۳/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ ساہیوال	ساہیوال	۲۲/۰۰	روپے
مکرم ملک عبد المجیب صاحب ربوہ		۲/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ گوجرانوالہ		۳/۰۰	روپے

(باقی)

پروگرام بھرتی بابت ماہ مئی ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۹-۵-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
۱۰-۵-۷۲	بدھ	" جھنگ	جھنگ
۱۱-۵-۷۲	جمعرات	" بھروانہ	جھنگ
۱۳-۵-۷۲	ہفتہ	" فروکہ	سرگودھا
۱۵-۵-۷۲	پیر	" کٹھہ سگرال	سرگودھا
۱۶-۵-۷۲	منگل	" آدھی کوٹ	سرگودھا
۱۷-۵-۷۲	بدھ	" واں بھچراں	میانوالی
۱۸-۵-۷۲	جمعرات	" پپلاں	میانوالی
۲۰-۵-۷۲	ہفتہ	آفیسر کلب بھلوال	سرگودھا
۲۲-۵-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۲۳-۵-۷۲	منگل	سکول کندیاں	میانوالی
۲۴-۵-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس میکرال	میانوالی
۲۵-۵-۷۲	جمعرات	" میانوالی	میانوالی
۲۷-۵-۷۲	ہفتہ	" سلانوالی	سرگودھا
۲۹-۵-۷۲	پیر	ڈسٹرکٹ ہسپتال کوٹ مومن	سرگودھا
۳۰-۵-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس نوشہرہ	سرگودھا
۳۱-۵-۷۲	بدھ	سکول سیال شریف	سرگودھا

عام ہدایات

بھرتی صبح ۹ بجے ہوگی۔
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ مع تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لادیں۔ امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔
کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن ۱۰۷ پونڈ تعلیم تین جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک
ان پڑھ لڑکوں کی بھی بھرتی ہوگی۔
(ناظر امور عامہ)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

۱۔ "طفل کا تعلیمی کارڈ" چھپ چکا ہے مطلوبہ تعداد کے مطابق مرکز سے منگوالیں۔
۲۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ "تمغہ مدیر اطفال" صرف وہی اطفال حاصل کرسکیں گے جو چاروں مرکزی امتحانات کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کے حکم کے مطابق سترہ آیات اور کتاب "بچہ یاد رکھے کی باتیں" بھی حفظ کر کے امتحان دے چکے ہوں گے۔ (اصل معیار پر اترنے والے اطفال کی اطلاع بھیجیں)
۳۔ انشاء اللہ العزیز امسال سالانہ مرکزی امتحانات اسی ماہ کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔
۴۔ اطفال کو امتحان کی تیاری پوری توجہ اور تندہی سے شروع کروا دیں۔
۵۔ مطلوبہ تعداد پرچہ جات سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

یہ سب کام استقلال اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتے ہوئے سرانجام دیں۔
(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو کہ اپنا نام ڈاکٹر شوکت ایاز احمد بتاتا ہے۔ صدران جماعت کے جعلی دستخط کر کے احباب سے رقوم بٹور رہا ہے آج کل ضلع شیخوپورہ سے ایسی اطلاع ملی ہے۔ احباب احتیاط کریں۔ اس شخص کو یا کسی اور کو کوئی رقم ہرگز نہ دیں۔ صدران جماعت کسی کو ایسی چٹھی نہیں دیتے (ناظر امور عامہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

مورخہ ۲۶ مئی تا ۹ جون ۷۲ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے (مہتمم تربیتی کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا میں نصرت ہائی سکول کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اول)

باتھرسٹ (جو کہ دارالحکومت ہے) میں سکول کے لئے پلاٹ حاصل کرنے کی خاطر ہم نے بہت کوشش کی بلکہ ایک دفعہ تو کرائے کی عمارت میں بھی سکول قائم کرنا چاہا مگر افسوس کہ ہماری کوششیں بار آور نہ ہو سکیں۔ بالآخر ۱۹۶۷ء میں کومبو ایریا (مضافات باتھرسٹ) میں جو باتھرسٹ سے تقریباً ۹ میل دور ہے زمین تلاش کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ چنانچہ محترم نیجان فون صاحب، علی با صاحب، عمر جوت صاحب اور میں نے مختلف علاقے دیکھنے کے بعد آخر کار اسکول کی موجودہ زمین کے لئے درخواست دی جو بعد میں منظور کر لی گئی۔

مئی ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے ایک اور سیکنڈری سکول قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔

اس کے بعد امیر صاحب نے فرمایا کہ سکول کا MOTTO قرآن مجید کی آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا رکھا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ HE WHO PURIFIES SHALL PROSPER اور یہی ہماری جماعت کا مقصد ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو اپنے تئیں PURIFY کرنے کے قابل بنائے۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد آنریبل جاہمپا صاحب تشریف لائے۔ آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت سے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ناقابل فراموش کارناموں کو سراہتے ہوئے پانچ میڈیکل سنٹرز اور ایک سیکنڈری سکول قائم کرنے پر جماعت احمدیہ کا نہایت فراخدلی سے عمدہ الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ گیمبیا میں ثانوی تعلیمی اداروں کی بہت قلت ہے اور ہر سال مجھے اور میرے رفقاء کے لئے یہ امر بے حد پریشانی کا باعث بنتا ہے کہ گیمبیا کامن انٹرنس ایگزامینیشن (G.C.E. EXAM) پاس کرنے والے بے شمار طلباء کو کہاں جگہ دی جائے جماعت احمدیہ کے اس سکول کے قیام سے اب ہر سال تقریباً [illegible] مزید طلباء کو ہائی سکول میں داخلہ مل سکے گا

آپ نے فرمایا میں حکومت کے سماجی بہبود طبی اور تعلیمی پروگراموں کو پورا کرنے میں جماعت احمدیہ کے تعاون کا شکر گزار ہوں۔ بے شک میں احمدی نہیں ہوں مگر میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ افریقی ممالک میں بالخصوص جس طرح دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اور عالمی سطح پہ مانی ہوئی عظیم جماعت "جماعت احمدیہ" عوام کی بے لوث خدمت کرنے میں مصروف ہے وہ نہایت قابل تعریف ہے میرے نزدیک یہ جماعت نہایت مخلصانہ خدمات سرانجام دے رہی ہے اپنی تقریر کے اختتام پر آپ نے فیتہ کاٹتے ہوئے سکول کے باضابطہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔ الحمدللہ

اس کے بعد آپ، امیر صاحب اور دیگر معززین کے ہمراہ خاکسار کے کمرہ میں تشریف لائے اور سکول لاگ بک پر اپنے دستخط کے ساتھ لکھا کہ میں خدا تعالیٰ کے نام سے اس سکول کا افتتاح کرتا ہوں۔

ان کے بعد دیگر معززین نے لاگ بک پر دستخط کئے۔

بعد ازاں مہمانِ خصوصی نے خاکسار، امیر صاحب، الحاج سنگھاٹے صاحب سابق گورنر جنرل، ڈاکٹر احتشام الحق صاحب اور محمود انجم صاحب، محترم عمر ل صاحب کے ہمراہ اسکول کے زیر تعمیر حصہ کو دیکھا اور تشریف لے گئے۔ افتتاح کے اختتام پر تمام مہمانوں کی مشروبات وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

اعلان نکاح

۵ مئی ۱۹۷۲ء کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر ارشاد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے عزیزم میاں عبدالقیوم صاحب ابن محترم میاں اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا نکاح عزیزہ بشریٰ کوثر صاحبہ بنت محترم محمد اسمٰعیل صاحب فوق مرحوم کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ یہ پہلا نکاح ہے جو مسجد اقصیٰ میں پڑھا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (قریشی بشیر احمد دہلوی۔ واہ کینٹ۔)

مکرم مفتی عبدالسلام صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے ابا جان مفتی عبدالسلام صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے ۳۰ اپریل کو کراچی میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے کافی علاج کیا گیا مگر صحت گرتی ہی چلی گئی۔ مرحوم کو کراچی ہی میں سپرد خاک کیا گیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت کرے اور ان کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے۔

مفتی مجتبیٰ صادق ۱۹ پانڈیا بلڈنگ۔ ولسن سٹریٹ کراچی

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۷ مئی۔ بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ بھارت پاکستان کے توسط سے چین کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنا سکتا ہے لیکن بھارت چین کے ساتھ دوستی روس کو ناراض کر کے نہیں کر سکتا۔ تاہم روس بھارت اور چین کی دوستی کی راہ میں مزاحم نہیں ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار "ہندوستان ٹائمز" کے موجودہ ایڈیٹر مسٹر جارج ورگیس نے ایک ملاقات کے دوران کیا جو ایک ہفتے کے دورے پر پاکستان آئے ہوئے تھے انہوں نے قیام پاکستان کے دوران صدر بھٹو اور مسٹر عزیز احمد سیکرٹری جنرل وزارت خارجہ سے ملاقات کی۔ مسٹر ورگیس نے تسلیم کیا کہ بھارت میں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور مسلمانوں کو ملازمتوں اور دیگر اقتصادی شعبوں میں دشواریاں درپیش ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر مسلمان تاجر اور ملازمین پاکستان آ گئے تھے جو لوگ بچے تھے ان کی اہلیت اور اثر و رسوخ کم تھا پھر بھارت میں یقیناً تنگ نظر عنصر موجود ہے جسے فوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں کچھ وقت لگے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تقسیم کے بعد ہندو کی بنیادی ذہنیت میں بڑی حد تک تبدیلی آ گئی ہے اور بھارت کے لوگ اب پاکستان سے دوستی کے خواہش مند ہیں۔

لاہور ۷ مئی۔ عبدالحفیظ کاردار اور مسٹر مختار اعوان اور مسٹر افتخار احمد تاری نے گورنر ہاؤس میں وزیروں کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر نے ان سے حلف لیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب ملک معراج خالد اور مرکزی وزیر تعلیم مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ بھی موجود تھے۔ ان تین وزراء کے حلف اٹھانے کے بعد صوبائی کابینہ کے وزراء کی تعداد سات ہو گئی ہے۔

کراچی ۷ مئی۔ "بنگلہ دیش" کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمٰن نے گزشتہ دنوں عوامی لیگ کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علیحدگی کے لئے بھارت سے فوجی اور دوسری امداد کے خفیہ سمجھوتے کا اعتراف کر لیا۔ ڈھاکہ کے اخبار "بنگلہ دیش آبزرور" کی ۱۳ اپریل کی اشاعت میں شائع ہونے والی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ شیخ مجیب نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے اس امر کا پختہ یقین تھا کہ پاکستانی فوج کی کارروائی کی صورت میں بنگالی ہمارے ملک میں پناہ لیں گے۔ اور بھارت ان کی خوراک اور دوسری ضروریات پوری کرے گا۔ میں اس کے لئے بھارتی وزیر اعظم کا ممنون ہوں۔ اس سے قبل ڈھاکہ کے اخبارات نے شیخ مجیب کی تقریر کی رپورٹنگ میں ان سے یہ بات منسوب کی تھی کہ بھارت اور مجیب کے درمیان اس بات کا پہلے سے معاہدہ تھا کہ فوجی کارروائی کی صورت میں بھارت مدد کو آئے گا۔ پناہ گزینوں کو پناہ دے گا اور ہتھیار فراہم کرے گا

ڈھاکہ ۸ مئی۔ نام نہاد بنگلہ دیش کے کٹھ پتلی وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمٰن نے بالواسطہ طور پر یہ اعتراف کر لیا ہے کہ ان کی بھارت نواز پالیسیوں کے خلاف ملک میں ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے تاہم انہوں نے اس کی تمام تر ذمہ داریاں دائیں اور بائیں بازو کے انتہا پسندوں کے سر منڈھنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ لوگ امریکہ کے اشارے پر انتشار و افتراق پھیلا رہے ہیں وہ آج طلباء کی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔

لاہور ۸ مئی۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے ۱۹۷۲-۷۳ء کے تعلیمی سال سے میٹرک کے نصاب میں "سوشل سٹڈیز" کے پرچے کی بجائے "پاکستان سٹڈیز" کا پرچہ شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے حکومت نے بھی اس فیصلہ کی منظوری دے دی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴